زینۃ الصلوٰۃ

ابو عمر عبد العزیز النورستانی

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱

زینۃ الصلوٰۃ

ابو عمر عبد العزیز النورستانی

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)
مفت برائے تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پرفتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جارہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جارہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے۔ خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہورہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعث ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کرکے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات، ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں موثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر



الحمد للہ الذی امر عبادہ وقال فاذا امنتم فاذکر اللہ کما علمکم مالم تکونوا تعلمون والصلوٰۃ والسلام علیٰ من قال صلوا کما رأیتمونی اصلی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذین اقتصوا آثارہ اقتصاصًا وعلیٰ اتباعہم الذین قالوا رفع الایدی فی الصلوٰۃ زینۃ الصلوٰۃ۔

وبعد یہ چند سطور اس لیے تحریر کی جاتی ہیں کہ بعض اہل اللہ اپنی نمازوں کو مزین کرنے اور اپنے رب کی تعظیم اور اپنے نبیؐ کی اطاعت کی غرض سے نماز میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہاتھ اٹھاتے ہیں (رفع الیدین کرتے ہیں) تو ان کو یا تو شیعہ کہا جاتا ہے یا وہابی لامذہب اور گستاخِ ائمہ کہا جاتا ہے۔

لہٰذا صرف اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اپنے لاعلمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو نظرِ اہانت سے دیکھ کر کہیں عذاب کے مستحق نہ ہوں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واللہ علیٰ ما اقول وکیل ہ

رفع الیدین کی حکمت

وذٰلك عند اھل العلم تعظیم للّٰه، وابتھال الیه، و استسلام له، وخضوع، للوقوف بین یدیه، واتباع للسنة،

رفع الیدین علما اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی طرف عاجزی اور اس کے سامنے گردن نہادی اور اس کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے عاجزی ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری ہے۔

شرح الترمذی لابن سید الناس ص ۳۱۹ ج ۳ قلمی نووی شرح مسلم ص ۱۶۸ ج ۱۔

قال سعید بن جبیر، ھو شئ یزین به الرجل صلوته

سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین ایسی چیز ہے کہ آدمی اس سے اپنی نماز کو مزین کرتا ہے

رواه البیھقی ص تلخیص ص ۲۲۰ ج ۱۔

عن نعمان بن ابی عیاش مثله

اور نعمان بن ابی عیاش سے ایسی ہی روایت ہے۔

رواه الاثرم تلخیص ص ۲۲۰ ج ۱

قال محمد بن سیرین ھو من تمام الصلوٰة

محمد بن سیرین فرماتے ہیں رفع الیدین سے نماز پوری ہوتی ہے۔

رواه الاثرم تلخیص ص ۲۲۰ ج ۱۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

عن سالم عن ابیه قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه، وقبل ان یرکع واذا رفع رأسه من الرکوع ولا یرفعهما بین السجدتین. متفق علیه واللفظ لمسلم ص۱۶۸ ترمذی ص۳۵

سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو کندھوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ وہ نماز شروع کرتے اور رکوع جانے سے پہلے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے۔

نسائی ص۱۰۱۔ ابو داؤد ص۱۰۴ ج۱۔ ابن ماجہ ص۶۲۔ موطاء امام مالک ص۵۹

موطاء امام محمد ص۸۶۔ طحاوی ص۱۵۳ ج۱۔ دار قطنی ص۲۸۸ ج۱۔ ص۲۸۹ ج۱۔ ص۲۹۶ ج۱

دارمی ص۲۲۹ ج۱۔ سنن کبریٰ بیہقی ص۶۹ ج۲۔ ص۷۰ ج۲ صحیح ابن خزیمۃ ص۲۹۴ ج۱

مسند حمیدی ص۲۷۷ ج۲ قال المخرومی ای اسناد اصح من هذا،

ابن خزیمۃ ص۲۹۴ ج۲

حضرت محمد بن یحییٰؒ اور حدیث ابن عمرؓ

قال محمد بن یحییٰ من سمع هذا الحدیث ثم لم یرفع یدیه

محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں۔ جس نے یہ حدیث سنی اور پھر بھی رفع الیدین نہیں کی

يعني اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فصلوته ناقصة

صحيح ابن خزيمة ص۲۹۸ ج ۱

یعنی رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تو اس کی نماز ناقص ہے۔

قال ابن المنذر. لم يختلف اهل العلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه تلخيص ص۲۲

ابن المنذر فرماتے ہیں اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے۔

حضرت مالک بن الحویرث

عن مالك بن الحويرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه حتى يحاذى بهما اذنيه واذا ركع رفع يديه حتى يحاذى بهما اذنيه واذا رفع رأسه من الركوع فقال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك

متفق عليه

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو دونوں ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جاتے، اور جب رکوع کرتے تو تب بھی دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب اپنے سر کو رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی رفع الیدین کرتے تھے۔

واللفظ لمسلم ص۱۶۸ ج ۱۔ نسائی ص۱۰۲ ج ۱۔ ابن ماجہ ص۶۲۔ طحاوی ص۱۵۲ ج ۱۔ دارقطنی ص۱۰۹۔ سنن کبری بیہقی ص۷۱ ج ۲۔ ابن خزیمہ ص۲۹۰ ج ۱۔

حضرت وائل ابن حجرؓ

عن وائل بن حجرؓ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ھٰکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپؐ کو دیکھا کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا رہے تھے جب نماز کو شروع کیا اور جب رکوع کیا اور جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا اس طرح اور قیس نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا۔

نسائی ص۱۲۵ ج۱۔ ابوداؤد ص۱۰۵ ج۱۔ باسانید مختلفۃ ابن ماجہ ص۶۲۔ موطاء محمد ص۹۰۔ دارقطنی ص۲۹۰ ج۱۔ ص۲۹۱۔ ص۲۹۵ ج۱۔ دارمی ص۲۲۹ ج۱۔ بیہقی فی سننہ الکبری ص۲۷ ج۲۔ والمعرفۃ ص۲۱۶/۱۲ قلمی

حضرت ابو حمیدؓ

عن محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابوقتادۃ قال ابوحمید انا اعلمکم بصلوٰۃ

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں ابوحمید ساعدی سے سن چکا اس حالت میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ایک ابوقتادہؓ تھے ابوحمید

رسول اللہ صلى الله عليه وسلم
قالوا فلم؟ فوالله ما كنت باكثرنا
له تبعة ولا اقدمنا له
صحبة. قال بلى. قالوا
فاعرض قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم
اذا قام الى الصلوٰة رفع
يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه، ثم كبر
حتى يقر كل عظم في
موضعه معتدلا، ثم
يقرأ، ثم يكبر
فيرفع يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه، ثم يركع
ويضع راحتيه على ركبتيه
ثم يعتدل فلا يصب
رأسه ولا يقنع ثم
يرفع رأسه فيقول
سمع الله لمن حمده

کہہ رہے تھے کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کو اچھی طرح جانتا ہوں
ان ساتھیوں نے کہا کہ کیوں ۔۔۔؟ اللہ
کی قسم نہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے ہم سے زیادہ پھرتے تھے اور
نہ ہی ہم سے پہلے آپ کی صحبت میں رہ چکے
ہیں۔ اس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے پھر بھی
میں اچھا جانتا ہوں انھوں نے کہا کہ وہ
نماز پیش کیجئے ابو حمیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے جب کھڑے
ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر
اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی
جگہ پر برابر ہو جاتی۔ پھر قرأت پڑھتے۔
پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کندھوں
کے برابر ہوتے۔ پھر رکوع کرتے اور
دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر
رکھتے تھے۔ پھر سیدھے ہوتے تھے نہ
تو سر کو نیچے کرتے اور نہ اونچا پھر سر کو

ثم یرفع حتی یحاذی بهما منکبیه معتدلا الحدیث، وفیه، قالوا: صدقت هکذا کان یصلی صلی الله علیه وسلم

اٹھاتے اور کہتے کہ سمع اللہ لمن حمدہ، پھر دونوں ہاتھوں کو سیدھے ہو کر اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہوتے۔ (جب پوری طریقہ نماز ابو حمیدؓ نے سنائی) تو سب کہنے لگے۔ آپ نے سچ کہا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔

ابو داؤد ص ۱۰۶ ج۔۱۔ ابن ماجه ص ۶۲ طحاوی ص ۱۵۳ ج۔۱۔
سنن کبری بیهقی ص ۷۲ ج۔۲۔ ترمذی ص وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح زوائد ابن حبان ص ۱۳۳۔ صحیح ابن
القیم هذا الحدیث فی تهذیب السنن ص ۳۶۴ ج۔۱۔ مع المعالم
ومختصر المنذری

حضرت علیؓ بن ابی طالب

عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان اذا قام الی الصلوٰة المکتوبة رفع یدیه حذو منکبیه و یصنع ذالك اذا قضی قرأته واذا اراد ان یرکع ویضع اذا

علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں کندھوں کے برابر تک دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور ایسا کرتے جب قرأۃ ختم کرکے رکوع

رفع رأسه من الركوع ولا يرفع
يديه في شئ من صلوته
وهو قاعد واذا قام من
سجدتين رفع يديه
كذلك فكبر ويقول
حين يفتتح الصلوة
بعد التكبير وجهت
وجهي الحديث

کا ارادہ کرتے تو ایسا کرتے جب
رکوع سے سر اٹھاتے اپنی کسی نماز میں
اس حالت میں ہاتھ نہیں اٹھاتے
جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے اور جب
دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو دونوں
ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے اور
جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ سے
پہلے یہ دعا پڑھتے۔ انی وجهت الخ

ترمذی ص۱۷۹ ج۔۲۔ قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح
غریب من هذا الوجه، ابوداؤد ص۱۰۹۔ ابن ماجه ص۶۲ وقال
احمد صحیح، التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی ص۲۸۸ ج۱۔ سنن
کبیری بیهقی ص۷۴ ج۲، ص۷۵ ج۲، ابن خزیمة ص۲۹۵ ج۱ وفی تعلیق ابن
خزیمة اسناده حسن، قال الحافظ صححه احمد فیما حکاه الخلال
تلخیص ص۲۱۹ ج۔۱۔ وذکر الزیلعی فی نصب الرایة ص۲۱۲ ج۔۱
تصحیح احمد عن الشیخ، وتحسین وتصحیح الترمذی واقربهما

حضرت انس رض

عن انس رض قال كان النبي
صلی الله عليه وسلم

انس رض سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

یرفع یدیہ اذا دخل فی الصلوٰۃ واذا رفع رأسہ من الرکوع واذا سجد لم یروہ عن حمید غیر عبد الوھاب والصواب من فعل انس رضؓ دارقطنی ص۲۹۰ ج۱۔ قال الشیخ فی الامام رجالہ رجال الصحیحین المغنی ص۲۹۰ ج۱

نماز میں داخل ہوتے تھے تو، دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے حمید سے عبد الوہاب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ انس رضؓ کا فعل ہے۔ شیخ نے "الامام" میں کہا ہے کہ اس اثر کے رجال صحیحین کے رجال ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبد اللہ رضؓ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذالک ویقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل مثل ذلک

ابو زبیر رضؓ سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضؓ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور فرماتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا

ابن ماجہ ص۶۲ قال الحافظ فی التلخیص ص۲۱۹ ج۱۔ صححہ البیہقی

حضرت ابو ہریرہؓ

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو کر دیتے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اور جب رکوع کرتے تب بھی ایسا کرتے اور جب سجدہ کے لیے رکوع سے سر اٹھاتے تو تب بھی ایسا کرتے اور جب دو رکعتوں (قعدہ اوّل) سے اٹھتے تو تب ایسا کرتے۔

ابوداؤد ص ۱۰۸ ج ۱، ابن ماجہ ص ۶۲، طحاوی ص ۱۵۴، دارقطنی ص ۲۹۵ ج ۱، قال الحافظ فی التلخیص ص ۲۱۹ رجال الصحیح وقال قال الدارقطنی رجالہ ثقات۔

حضرت ابوبکر الصدیقؓ

قال ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل السلمی صلیت خلف ابی النعمان محمد بن الفضل

ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل السلمی کہتے ہیں کہ میں نے ابو نعمان محمد بن الفضل کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے دونوں ہاتھوں

فرفع يديه حين افتتح الصلوٰة وحين ركع و حين رفع رأسه من الركوع فسألته عن ذٰلك قال صليت خلف حماد بن زيد فرفع يديه حين افتتح الصلوٰة وحين ركع و حين رفع فسألته عن ذلك قال صليت خلف ايوب السختياني فكان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فسألته فقال صليت خلف عبد الله بن الزبير فكان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا رفع رأسه من الركوع فسألته فقال عبد الله بن الزبير صليت خلف ابي بكرؓ فكان

کو اٹھایا جب نماز شروع کی اور جب رکوع میں جارہے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا فرمایا کہ میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کو گئے اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو فرمایا عبد اللہ بن الزبیر نے کہ میں نے ابوبکرؓ کے پیچھے نماز

يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع وقال ابوبكر صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع سنن كبرىٰ

پڑھی تو وہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپؐ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے کہا ہے اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر بھی کہتے اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

بیہقی ص۷۳ ج ۲۔ وقال رواته ثقات وقال الحافظ فی التلخیص رجاله ثقات ص۲۱۹ ج ۱۔

حضرت عمرؓ

قال: الحكم رأيت طاؤساً كبر فرفع يديه حذو منكبيه عند التكبير وعند ركوعه وعند رفعه رأسه من الركوع فسالت رجلا من اصحابه

حکم فرماتے ہیں کہ میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اللہ اکبر کہا اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا تکبیر کے وقت اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت حکم کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس کے شاگردوں میں سے ایک آدمی سے

فقال انه حدث به عن ابن عمرؓ عن عمرؓ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو عبد الله الحافظ، فالحديثان كلاهما محفوظان۔ عن ابن عمرؓ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن عمرؓ رأى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فعله ورأى اباه فعله ورواه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال الحافظ في التلخيص ص۲۱۹ ج۔۱۔ قال الحاكم انه محفوظ۔

پوچھا کہ یہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا اس لیے کہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمرؓ سے اور وہ عمرؓ سے اور عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، ابو عبد اللہ الحافظ فرماتے ہیں کہ دونوں حدیثیں محفوظ ہیں جو ابن عمرؓ عن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی بھی۔ ابو عبد اللہ الحافظ فرماتے ہیں کہ ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رفع الیدین کرتے دیکھا ہے اور اپنے والد عمر کو بھی رفع الیدین کرتے دیکھا ہے لہٰذا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا بھی صحیح اور عمرؓ کے واسطہ سے روایت کرنا بھی صحیح حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حاکم نے اس حدیث کو محفوظ کہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن الزبیرؓ

عن ميمون المكي انه رأى عبد الله بن الزبير وصلى بهم يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد و

میمون مکی سے روایت ہے کہ انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کو نماز پڑھاتے دیکھا کہ وہ اپنے دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کر رہے تھے جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے

حين ينهض للقيام فيقول بيديه فانطلقت الى ابن عباس فقلت انى رأيت ابن الزبير صلى صلوٰة لم ار احدا يصليها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان اجبت ان تنظر الى صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتد بصلوٰة عبد الله بن الزبير،

اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کے لئے سر اٹھاتے پس کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا ان سے میں نے کہا کہ میں نے ابن زبیر کو ایسی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی کو ایسی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تو میں نے ان کی صفت بیان کی ابن عباسؓ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ابن زبیرؓ کی نماز کی اقتداء کیجئے

ابوداؤد ص۱۰۸ ج۱۔ سنن کبیری بیھقی ص۷۳ ج۲۔ وسکت علیہ ابوداؤد واخرجہ الزیلعی فی نصب الرایہ ص۳۱۲ ج۱ وقال ابن لھیعۃ معروف، قال المنذری فیہ ابن لھیعۃ وفیہ مقال مختصر ابوداؤد ص۳۶۵ ج۱۔

حضرت براء بن عازبؓ

عن براء بن عازب رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه

براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا جب

واذا اراد ان یرکع واذا رفع من الرکوع

نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

رواه الحاکم والبیهقی ص۷۷ ج۲، تلخیص ص۲۲ وسکت علیه الحافظ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

عن ابی موسیٰ الاشعری قال هل اریکم صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فکبر ورفع یدیه ثم کبر ورفع یدیه للرکوع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم یرفع یدیه ثم قال. هکذا فاصنعوا ولا یرفع بین السجدتین دارقطنی ص۲۹۲ ج۱ قال الدارقطنی رفعه هٰذان عن حماد ای زید بن الحباب ونضر بن شمیل ونضر ثقة ثبت من کبار التاسعة وزید صدوق یخطی فی حدیث الثوری وقال

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں؟ تو اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھایا پھر تکبیر کہی رکوع کے لئے اور ہاتھ اٹھایا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر فرمایا کہ اس طرح کرو اور آپؐ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو حماد سے زید بن الحباب اور نضر بن شمیل نے مرفوع بیان کیا ہے اور نضر ثقہ ثبت نویں طبقے کے کبار میں سے ہیں۔ زید صدوق ہے۔ ثوری کی حدیثوں میں خطا ہوتے تھے۔ شیخ نے "الامام" میں

الشیخ فی الامام فهما تان الروایتان مرفوعتان بیهقی

فرمایا ہے کہ یہ دو روایتیں مرفوع ہیں۔

حضرت عمیر رضؓ

عن عمیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ

عمیر رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔

رواہ ابن ماجۃ وذکرہ الحافظ فی التلخیص ص ۲۲۰ ج ۱ وسکت علیہ

حضرت العبادلۃ الثلاثۃ رضؓ

قال حسن بن مسلم، سمعت طاؤسا وھو یسال عن رفع الیدین فی الصلوٰۃ، فقال رأیت عبد اللہ وعبد اللہ، وعبد اللہ یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ، العبد اللہ بن عمر، وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن الزبیر مصنف عبد الرزاق ص ۶۹ ج ۲۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے سنا ہے، اس حالت میں کہ اس سے نماز میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا۔ تو طاؤس نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ، عبد اللہ، عبد اللہ کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے (عبادلۃ ثلاثۃ سے مراد) عبد اللہ بن عمر رضؓ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عباس رضؓ ہیں

حضرت قتادہؓ

عن قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا رکع، واذا رفع رأسه من الرّکوع حتی یکونا حذو اذنیه. مصنف عبد الرزاق ص٦٨ ج٢

قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کان کے برابر ہو جاتے۔

حضرت وہب بن منبہؓ

عن داؤد بن ابراهیم: قال رأیت وهب بن منبه اذا کبر فی الصلوٰة رفع یدیه حتی تکونا حذو اذنیه واذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع مصنف عبد الرزاق ص٦٩ ج ٢۔

داؤد ابن ابراہیم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہب ابن منبہ کو دیکھا کہ انھوں نے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہا اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔

حضرت ابن عباسؓ

قال ابو حمزه مولی بنی اسد رأیت ابن عباس اذا افتتح الصلوٰة

ابو حمزہ مولی بنی اسد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو دونوں ہاتھوں

يرفع يديه، واذا ركع، واذا رفع رأسه من الركوع، مصنف عبد الرزاق ص٦٩ ج ٢-

کو اٹھاتے ہوئے دیکھا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔

البغوی وابن سید الناس و البخاری

ورفع اليدين حذو المنكبين في هذه المواضع الاربع متفق على صحته يرويه جماعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعلي بن ابي طالب ووائل بن حجر، وانس رض ومالك بن الحويرث، وابو حميد الساعدي في عشر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبه يقول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم: ابوبكر وعلي، وابن عمر، وابن عباس، وابوسعيد الخدري وجابر وابو هريرة، وانس وعبد الله بن الزبير وغيرهم، واليه ذهب من التابعين، الحسن البصري وابن سيرين وعطاء وطاوس ومجاهد

ان چار جگہوں میں کندھوں تک رفع الیدین کرنے کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے اس کو ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہے ان میں سے عمرؓ علیؓ بن ابی طالب، وائل بن حجرؓ، انسؓ مالکؓ بن الحویرث وابو حمیدؓ الساعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہؓ میں اسی پر قول کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے۔ ان میں ابوبکرؓ علیؓ، ابن عمرؓ ابن عباسؓ، ابوسعید خدریؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ انسؓ، عبداللہ بن الزبیرؓ ان کے علاوہ اور بھی اسی بات کی طرف گئے ہیں تابعین میں سے حسن بصریؓ، ابن سیرین عطاء طاوس

والقاسم بن محمد، وسالم بن عبدالله وبن سعيد بن جبير ونافع وقتادة ومكحول وغيرهم وبه يقول الاوزاعی ومالك فی أخرامره وابن مبارك والشافعی واحمد واسحاق قال ابن سيد الناس، وقد ذكر البخاری ان الرفع يروی عن سبعة عشر من الصحابة، ابوقتاده[1] وابواسيد[2] وسهل[3] بن سعد وابن عمر[4] وابن عباس[5] وانس[6] وابوهريره[7] وعبدالله[8] بن عمرو[9] وابن الزبير ووائل[10] بن حجر ومالك بن[11] الحويرث وابوموسى الاشعری. وابوحميد الساعدی قال: قال الحسن وحميد بن هلال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفعون ايديهم فلم يستثن منهم احدا وقال لم يثبت عن احد من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم انه لم يرفع يديه، ثم

مجاہد قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر، نافع قتادہ، مکحول وغیرہ اوزاعی مالک آخری قول میں اور ابن مبارک شافعی احمد اسحاق۔

ابن سید الناس کہتے ہیں، کہ امام بخاریؒ نے ذکر کیا ہے۔ رفع الیدین کی روایت سترہ صحابہ سے ہے ان میں سے ابوقتادہ ابواسید، سہل بن سعد اور ابن عمر، ابن عباس، انس ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو ابن الزبیر وائل بن حجر، مالک بن الحویرث ابوموسیٰ الاشعری۔

ابوحمید الساعدی کہتے ہیں کہ حسن بصری اور حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سب رفع الیدین کرتے تھے اور کسی ایک کو مستثنیٰ نہیں کیا اور فرمایا کہ کسی ایک صحابی سے یہ بات ثابت نہیں کہ اس نے رفع الیدین نہ کیا ہو پھر اور لوگوں سے ذکر کیا

ذکر عن أخرین منهم سعید بن جبیر
وعطاء بن ابی رباح ومجاهد وسالم
بن عبد اللہ وعمر بن عبد العزیز
والنعمان بن ابی عیاش، والحسن وابن
سیرین وطاؤس، ومکحول وعبد اللہ بن
دینار، وعبید اللہ بن عمرو والحسن بن مسلم
وقیس بن سعد ویروی عن ام الدرداء
انها کانت ترفع یدیها وذکرہ البیهقی
عن ابی بکر الصدیق وعمر وعلی وجابر
وعقبة بن عامر، وعبد اللہ بن جابر
البیاضی، وذکرہ عن غیرهم من
التابعین فمن بعدهم شرح
الترمذی لابن سید الناس، ص۲۲۱
ص۲۲۲ ج۔۳۔ قلمی مصورہ

ان میں سے سعید بن جبیر عطاء بن
ابی رباح۔ مجاہد سالم بن عبد اللہ
وعمر بن عبد العزیز نعمان بن ابی
عیاش حسن بصری ابن سیرین طاؤس
مکحول عبد اللہ بن دینار عبید اللہ بن
عمر، حسن بن مسلم، قیس بن سعد،
ام الدرداء سے بھی روایت کیا
جاتا ہے کہ وہ بھی نماز میں رفع الیدین
کرتی تھیں۔ بیہقی نے ابوبکر صدیقؓ
عمرؓ، علیؓ، جابرؓ، عقبہ بن عامر،
عبد اللہ بن جابر بیاضی اور بیہقی
نے اس بات کو ان کے علاوہ اور
تابعین سے بھی ذکر کیا ہے اور اسی طرح
تابعین سے

قال البیهقی

اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ انبأنا
محمد بن احمد بن موسیٰ البخاری
بنیسابور ثنا محمود بن اسحاق

ابو عبد اللہ حافظ نے ہمیں خبر دی ہے
وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہے محمد بن
احمد بن موسیٰ بخاری نے نیشاپور میں

بن محمود البخاري ثنا محمد بن
اسمٰعيل البخاري وقال قد روينا
عن سبعة عشر نفسا من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم انهم كانوا
يرفعون ايديهم عند الركوع فمنهم
ابو قتادة الانصاري وابو اسيد الساعدي
البدري ومحمد بن مسلمة البدري
وسهل بن سعد الساعدي وعبد الله
بن عمر بن الخطاب وعبد الله
بن عباس بن عبد المطلب
الهاشمي وانس بن مالك خادم
رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابو
هريرة الدوسي وعبد الله بن عمر
و بن العاص وعبد الله بن الزبير
(ابن العوام قرشي، ووائل بن حجر
الحضرمي ومالك بن الحويرث وابو موسى
الاشعري وابو حميد الساعدي
الانصاري رضي الله عنهم (قال
الشيخ) وقد روينا عن هؤلاء، وعن

وہ کہتے ہیں ہمیں محمود بن اسحاق
نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں محمد
بن اسمٰعیل بخاری نے خبر دی ہے
بیہقی کہتے ہیں کہ ہم نے سترہ صحابہ
سے روایت کیا ہے کہ وہ سب
کے سب رفع الیدین کرتے تھے
رکوع کو جاتے وقت ان میں سے
ابو قتادہ انصاری ابو اسید ساعدی
بدری محمد بن مسلمہ بدری سہل
بن سعد الساعدی عبداللہ بن عمر
بن الخطاب اور عبداللہ بن عباس
بن عبد المطلب الہاشمی، وانس
بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلّم، ابو ہریرہ دوسی،
عبداللہ بن عمرو بن العاص عبداللہ
بن الزبیر بن عوام قریشی، وائل
بن حجر حضرمی مالک بن الحویرث
ابو موسیٰ الاشعری، ابو حمید
الساعدی الانصاری رضی اللہ عنہم

ابی بکر الصدیق، وعمر بن الخطاب
وعلی بن ابی طالب وجابر بن
عبد اللہ انصاری وعقبة
بن عامر الجهنی، و
عبد اللہ بن جابر
البیاضی رضی اللہ عنهم
السنن الکبریٰ بیهقی
ص۷۴، ص۷۵ ج۔۲۔

و شیخ کہتے ہیں کہ ہم نے مذکورہ
بالا صحابہ سے بھی روایت کیا ہے
علاوہ ازیں ابو بکر صدیق عمر بن
الخطاب علی بن ابی طالب جابر بن
عبد اللہ انصاری اور عقبہ بن عامر
الجہنی، اور عبد اللہ بن جابر
بیاضی، رضی اللہ عنہم سے
مروی ہے۔

الاجماع

قال: البخاری ویروی عن عدة
من اهل مکة واهل الحجاز واهل
العراق واهل الشام والبصرة والیمن
انهم کانو یرفعون ایدیهم عند
الرکوع ورفع الرأس منه، منهم
سعید بن جبیر وعطاء بن ابی رباح
ومجاهد والقاسم بن محمد ومکحول و
عبد اللہ بن دینار ونافع وعبید بن
عمر والحسن بن مسلم وقیس بن سعد

اجماع

امام بخاری رضؒ فرماتے ہیں کہ روایت
کیا گیا ہے کچھ مکہ اور حجاز
اہل عراق اہل شام اور اہل
بصرہ ویمن سے کہ وہ سب کے
سب رفع الیدین کرتے رکوع
میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے
ان میں سے سعید بن جبیر عطاء ابن
ابی رباح اور مجاہد، قاسم بن محمد مکحول
عبد اللہ بن دینار نافع عبید بن عمر حسن

وغیرھم عدۃ کثیرۃ وقال الشیخ وقد
رویناہ عن ابی قلابۃ وابی الزبیر
ثم عن مالکؒ بن انس والاوزاعی
واللیث بن سعد وابن عیینۃ ثم عن
الشافعیؒ ویحیی بن سعید القطان و
عبد الرحمن بن مھدی، وعبد اللہ
بن المبارک ویحیی بن یحیی واحمد
بن حنبل واسحاق بن ابراھیم الحنظلی
وعدۃ کثیرۃ من اھل الآثار بالبلدان
رحمھم اللہ تعالی۔ السنن الکبری
للبیھقی ص۵ ج ۲۔

بن مسلم، قیس بن سعد وغیرہ بہت سے
لوگ شیخ کہتے ہیں کہ بیشک ہم نے
روایت کی ہے ابوقلابہ وابوالزبیر پھر مالک
بن انس اوزاعی اور لیث بن سعد
ابن عیینہ سے پھر شافعیؒ، یحیی بن
سعید القطان وعبد الرحمن بن مہدی،
عبد اللہ بن مبارک، یحیی بن یحیی
احمد بن حنبل اسحاق ابن ابراہیم
حنظلی اور بہت سے لوگ محدثین
ہیں سے ان شہروں میں اللہ ان پر
رحم کرے۔

عن نافع ان عبد اللہ بن عمرؓ
کان اذا ابصر رجلا یصلی
لا یرفع یدیہ کلما
خفض ورفع حصبہ
حتی یرفع یدیہ

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب
کسی نماز پڑھنے والے کو رفع الیدین نہ
کرتے دیکھتے رکوع جاتے اور سر اٹھاتے
وقت تو کنکریوں سے مارتے یہاں تک
کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔

بخاری جزء رفع الیدین ص مسند حمیدی ص۲۷۸ ج ۲
حدیث رقم ۶۱۵ تلخیص ص۲۳۰ ج ۱ - وابن سید الناس
شرح ترمذی ص۲۲۰ ج ۳ قلمی

عن عمر بن عبد العزیز
انه قال ان کنا لنؤدب علیها
یعنی علی ترک الرفع
تلخیص ص۲۲۰۔

عمر بن عبد العزیز سے مروی
ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس
(ترک رفع الیدین) پر تادیبی سزا
دیا کرتے تھے۔

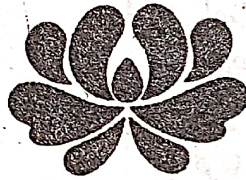
مباهله

قال سفیان بن عیینه،
اجتمع الاوزاعی والثوری
بمنیٰ قال الاوزاعی للثوری
لا ترفع یدیك فی خفض
الرکوع ورفعه
قال الثوری ثنا یزید بن ابی
زیاد فقال الاوزاعی اروی لك
عن الزهری عن سالم عن ابیه
عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وتعارضنی
بیزید بن ابی زیاد ویزید رجل
ضعیف الحدیث وحدیثه
مخالف للسنة قال
فاحمار وجه سفیان

سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں
امام ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ اکٹھے ہوئے
امام اوزاعیؒ نے ثوریؒ سے کہا:
اوزاعی: رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے
وقت رفع الیدین کیوں نہیں کرتے ہیں؟
ثوری: یزید بن ابی زیاد نے ہمیں حدیث
بیان کی ہے۔
اوزاعی: میں آپ کے سامنے روایت پیش
کرتا ہوں مالک کی زہری سے وہ ابن عمرؓ سے
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرا معارضہ
ایک ضعیف الحدیث آدمی یزید بن ابی زیاد
سے کرتے ہیں حالانکہ اس کی حدیث
سنت کے مخالف ہے۔

الثوری فقال الاوزاعی
کانک کرهت
ماقلت قال الثوری نعم!
قال الاوزاعی قم بنا الی المقام
نلتعن اینا علی الحق
قال فتبسم الثوری لما رأی
الاوزاعی قد احتر السنن
الکبری للبیهقی ص۸۲ ج-۲

سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ امام ثوریؒ
کا منہ لال ہوگیا۔
اوزاعی: میری بات سے ناراض ہوگئے۔
ثوری: ہاں! اوزاعی: اٹھیے مقام ابراہیم میں
مباہلہ کریں کہ ہم میں سے کون حق پر ہے۔
ثوری: جب اوزاعی کو دیکھا کہ
اپنی بات پر ڈٹے ہیں تو ہنس
پڑے۔



سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباعِ رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ ائمہ سلف اور اتباعِ سنت
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۱۔ تعویذِ محمدی
۱۲۔ اصلی اہلِ سنت کون؟
۱۳۔ شرک کیا ہے؟
۱۴۔ وہ ایک سجدہ!
۱۵۔ قرآن اور جاہلیت
۱۶۔ توحید کیا ہے؟
۱۷۔ فضائلِ قرآن
۱۸۔ ہدایت و ضلالت
۱۹۔ درجات الیقین
۲۰۔ عقیدۂ طحاویہ
۲۱۔ مروجہ بدعات و رسوم کی حقیقت
۲۲۔ اختلاف سنت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۳۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۲۴۔ محفلِ میلاد
۲۵۔ مسلمان اور قبر پرستی
۲۶۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۷۔ مساجد میں شور و غل
۲۸۔ شرعی طلاق
۲۹۔ استنجا اور وضو کے احکام و مسائل
۳۰۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۱۔ فلسفۂ قربانی با اصولِ قرآنی
۳۲۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ذی جود
۳۴۔ خمینی اور تشیع
۳۵۔ احسن الجزا فی تحقیق مسائل العزا
۳۶۔ حکم النبی بکفر من لا یصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۲۷۔ وہم و رسم اور شریعت
۳۸۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۳۹۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب
۴۰۔ ماہ ربیع الاوّل اور حب رسولؐ کے مظاہرے
۴۱۔ اہلِ تصوف کی کارستانیاں
۴۲۔ ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۳۔ طوفانِ نوح
۴۴۔ اقوالِ زریں
۴۵۔ تحفۂ صفر
۴۶۔ اسلام میں جرائم کی سزائیں
۴۷۔ پنجسورہ شریف
۴۸۔ قرآنی آیات کا جواب
۴۹۔ مسائل ماہ ربیع الاوّل
۵۰۔ زینت الصلوٰۃ
۵۱۔ تحقیقِ حرف ض (ضاد)
۵۲۔ بدعت اور سنت میں فرق

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

——— جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابو حنیفہ رح سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابو حنیفہ رح نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)